علمی مضامین سلسلہ نمبر۲۶

''خانقاہِ حامدیہ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے محدث، فقیہ، مؤرخ، مجاہد فی سبیل اللہ، مؤلف کتب کثیرہ شیخ الحدیث حضرت اَقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم مضامین جو تاحال طبع نہیں ہو سکے اُنہیں سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ اُن کی نوع بنوع خصوصیات اِس بات کی متقاضی ہیں کہ اِفادۂ عام کی خاطر اُن کو شائع کر دیا جائے اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد و اَخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں ۔(اِدارہ)

دلوں کی صفائی

﴿ مؤرخِ ملت حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحب ؒ ﴾

دلوں کی صفائی یہ نہیں ہے کہ آپ پُر تکلف دعوت کر دیں ! شاندار استقبال اور میل ملاپ کے کامیاب جلسے بھی دلوں کو صاف نہیں کرتے ، خود ہندوستان کی تاریخ بہت سی مثالیں پیش کر سکتی ہے کہ پُر تکلف کھانے میں زہر ملا دیا گیا ! جس کا استقبال کیا جا رہا تھا جب اُس کا ہاتھی شہر پناہ کے پھاٹک میں داخل ہونے لگا تو چھجہ گرا کر معزز مہمانوں کو ہلاک کر دیا گیا ! ایک بادشاہ نے باپ کے استقبال کے لیے جو محل بنایا تھا جب باپ وہاں رونق افروز ہوا تو پورا محل قدم بوس ہو گیا ! نہ باپ رہا ! نہ باپ کی بادشاہت رہی ! ! بغلگیر ہونے کے وقت خنجر پار کر دینے کا قصہ کچھ عرصہ پہلے تک چھٹی یا ساتویں کلاس کے بچوں کو پڑھایا جایا کرتا تھا ! !

غرض یہ باتیں دلوں کو صاف نہیں کرتیں نہ دلوں کی صفائی کی صحیح علامتیں ہیں ! تقریبًا یہی حال اُن کمیٹیوں اور سوسائٹیوں کا بھی ہے جو تعاون اور امدادِ باہمی کے لیے بنائی جاتی ہیں ! اس سے انکار

نہیں ہے کہ امدادِ باہمی کی کمیٹیاں جمہور کو بہت اُونچا اُٹھا سکتی ہیں ! مسلمان قرآن شریف میں وہ آیت بھی پڑھتے ہیں جن سے ان کمیٹیوں کی تائید ہوتی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

''اچھی بات، نیکی اور تقوی کے کام میں ایک دوسرے کی مدد کرو، گناہ اور ظلم و سرکشی کے کام میں کسی کی مدد نہ کرو۔'' (سورۂ مائدہ : ۲)

مگر کیا اِن کمیٹیوں سے خود مسلمانوں کے دلوں کی کدورت دُور ہو جاتی ہے کہ دوسری قوموں کے دلوں کی صفائی کا یقین کیا جا سکے ! اور کیا ان سے وہ یک جہتی اور جذبات کی ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے جو جمہوری نظام کو گلدستہ بنا سکے ؟

قرآنِ حکیم نے جب اخوت اور مساوات کی تعلیم دیتے ہوئے جمہوری نظام کی طرف اشارہ کیا تو ان چیزوں میں سے کسی ایک بات کی بھی ہدایت نہیں کی ! ! کیونکہ یہ تمام باتیں نمائش ہیں حقیقت نہیں ہیں ! البتہ قرآنِ حکیم نے ان امراض کو ختم کرنے کی ہدایت بلکہ بڑی شدت سے تاکید کی ہے جو دلوں کی کھوٹ سے پیدا ہوتے ہیں ! دلوں کا کھوٹ نظر آنے کی چیز نہیں ہے ! بلکہ اکثریت ایسے انسانوں کی ہے جن کو خود اپنے دل کے کھوٹ کا پتہ بھی نہیں چلتا ! ! ہر ایک انسان اپنے دل کو پاک و صاف ہی سمجھتا ہے اور بڑے فخر سے دعوی کرتا ہے ! ! !

آئینِ ماست سینہ چوں آئینہ داشتن کفر ست در شریعتِ ما کینہ در سینہ داشتن [1]

جب اپنے دل کے کھوٹ کا پتہ نہیں تو دوسروں کے دلوں کا کھوٹ کیسے نظر آ سکتا ہے ؟ ؟

البتہ وہ امراض جو دلوں کی کھوٹ سے پیدا ہوتے ہیں اور بعنوانِ دیگر دلوں کے کھوٹ سے جو عمل قدرتی طور پر وجود پذیر ہوتے ہیں وہ بے شک محسوس ہوتے ہیں ! قرآنِ کریم نے ان ہی محسوسات کو لے کر اصلاح کی ہدایت فرمائی ہے اور مقصد یہ ہے کہ جب یہ محسوس امراض ختم کیے جائیں گے تو دل بھی صاف ہو جائیں گے اور اگر بالفرض دل صاف بھی نہ ہوں تو ان کے کھوٹ کا اثر متعدی نہیں ہوگا اور وہ سوسائٹی کو خراب نہیں کر سکے گا۔

---

[1] سینہ کو شیشہ کی طرح صاف رکھنا ہمارا دستور ہے، ہماری شریعت میں دل کے اندر کینہ رکھنا کفر ہے۔

مثلاً دل کا کھوٹ یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اُس میں یہ وسعت اور گنجائش نہ ہو کہ دوسرے کی ترقی سے وہ خوش ہو یا دوسرے کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے چاہتا ہے اور جو اپنے لیے نہیں چاہتا وہ دوسرے کے لیے بھی نہ چاہے ! اگر حقوق کا معاملہ ہے تو دوسروں کو بھی اُتنا ہی مستحق سمجھنا چاہیے جتنا خود کو سمجھتا ہے ! اگر یہ احساس دوسرے کے لیے نہیں ہوتا تو وہ دل کی تنگی ہے !

اس تنگدلی کو پست حوصلگی، تنگ نظری، کوتاہ ظرفی سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے اس کا پہلا عمل یہ ہوتا ہے کہ دوسرے کی ترقی برداشت نہیں ہوتی ! بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ مساوات بھی برداشت نہیں کی جاتی ! وہ خود اگرچہ خوشحال ہے مگر دوسرے کی خوشحالی سے اُسے جلن ہوتی ہے ! یعنی وہ یہ نہیں دیکھ سکتا کہ جس درجہ کی دُکان اِس کی چل رہی ہے اس درجہ کی دکان دوسرے کی بھی چلے اس کو عربی میں ''حسد'' کہتے ہیں۔ تنگدلی اور کوتاہ ظرفی کا پہلا اثر ''حسد'' ہے جو بلا وجہ دوسرے سے کدورت پیدا کر دیتا ہے، دل کا یہ تکدر خیالات کو بھی خراب کر دیتا ہے اور دوسرے کے متعلق اچھے گمان کے بجائے بدگمانی رکھنے لگتا ہے ملک یا ملت کی خدمت دوسرے نے اس سے بہتر کی ہے مگر چونکہ اس کے دل میں کھوٹ ہے وہ اس کی قربانی اور قابلِ قدر خدمات کو کسی غرض پر محمول کرتا ہے ! یہ بدگمانی اس کو قریب کرنے کی بجائے زیادہ بعید کر دیتی ہے ! وہ پسند نہیں کرتا کہ اس وفادار خادمِ ملک و ملت کی تعریف کی جائے، اگر اس کو اس وفادار کی کسی کمزوری کا علم ہوتا ہے تو وہ اس کو پھیلاتا ہے ! چونکہ خود اس کے دل میں کھوٹ ہے تو یہ ہمت نہیں ہوتی کہ اس کمزوری کی شکایت برملا خود اُس سے کرے ! بلکہ اُس کی پیٹھ پیچھے دوسروں سے اس کی کمزوری بیان کرتا ہے اور اس طرح ان کی نظروں سے اس کو گرانے کی کوشش کرتا ہے ! اگر کسی کمزوری کا اس کو علم نہیں ہوتا تو وہ اس کی ٹوہ اور جستجو رکھتا ہے کہ کوئی کمزوری اس کو معلوم ہو جائے ! اس میں وہ عموماً کامیاب ہو جاتا ہے ! کیونکہ سماج اور معاشرہ کا بڑے سے بڑا انسان بھی کمزوری سے خالی نہیں ہوتا وہ اس بڑے انسان کی کمزوری کو اُچھالتا ہے مگر اس طرح وہ صرف اس انسان پر نہیں بلکہ پورے سماج پر ظلم کرتا ہے ! کہ اس کو قائد کی قیادت سے محروم کر دیتا ہے ! کیونکہ سوسائٹی جس کو اپنا رہنما مانتی تھی جب اس کی کمزوری اس کے سامنے آئے گی تو لامحالہ اس کی عظمت جماعت

اور سوسائٹی کی نظر میں کم ہوجائے گی ! اور اس رہنما کی بات میں وزن نہیں رہے گا تو اس کی رہنمائی اور قیادت میں زوال آجائے گا ! لیکن یہ زوال صرف اس کے حق میں نہیں ہوگا بلکہ یہ پوری سوسائٹی زوال پذیر ہوجائے گی کیونکہ وہ قائد سے محروم ہوجائے گی اور اس طرح بجائے منظّم و متحد ہونے کے وہ منتشر ہوجائے گی، پس ایک دل کی بیماری سے سارے دل بیمار ہوجائیں گے ! ! !

خیالات کی یہ خرابی (جس کا سلسلہ سوسائٹی یا قوم کے انتشار تک پہنچتا ہے) جس طرح تنگدلی اور حسد کے سبب ہوتی ہے کبھی ''غصہ'' کی وجہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً ایک انسان تنگدل اور پست حوصلہ نہیں ہے اُس کا ظرف وسیع ہے لیکن وہ کسی وجہ سے کسی شخص سے ناراض ہے تو وہ اس کے متعلق اچھے خیالات نہیں رکھتا اور بسا اوقات غصہ کے سبب سے اچھے خیالات بھی بدگمانی سے بدل جاتے ہیں وہ اس کی برائیاں تلاش کرتا ہے اور ان کو پھیلاتا ہے، اگر وہ خود نہیں پھیلاتا تو وہ ہر ایسے سلسلہ سے خوش ہوتا ہے جس سے اس کی برائیوں اور خرابیوں کی اشاعت ہو، مجلس میں وہ خود غیبت نہیں کرتا لیکن اگر کوئی غیبت کرے تو وہ بڑی دلچسپی سے سنتا ہے اس سے اس کے دل کو ٹھنڈک پہنچتی ہے ! ! !

ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص وسیع الظرف ہے مگر اُس کے مزاج میں ''بڑائی'' ہے، وہ تنگدل نہیں ہے مگر خود بین اور متکبر ہے، وہ اپنے سے بڑا کسی کو نہیں سمجھتا اس لیے کسی بڑے کی بڑائی نظر میں نہیں لاتا اور اگر جماعت یا معاشرہ کسی کو بڑا مانتا ہے تو اس کی بڑائی کو ختم کرنے کے لیے اس کی کمزوری تلاش کرتا ہے !

عجیب بات یہ ہے کہ بسا اوقات بدگمانی کرنے والے کو پتہ نہیں چلتا کہ اُس کا یہ گمان غلط ہے کیونکہ اس کے دل کا شیطان یعنی حسد یا غصہ یا تکبر غلطی کا احساس ہی نہیں ہونے دیتا، یہ حسد اس غلط بات کو قابلِ قبول شکل میں پیش کرتا ہے اور یہ حسد رکھنے والا اس کو مان لیتا ہے۔ امام غزالیؒ نے اس موقع پر ایک نہایت لطیف علاج بیان فرمایا ہے امام موصوفؒ فرماتے ہیں قرآنِ حکیم کی ہدایت ہے کہ

''جب کوئی فاسق خبر لائے تو پوری طرح اس کی چھان بین کرلو، ایسا نہ ہو کہ بلا تحقیق کوئی ایسا قدم اُٹھالو کہ بعد میں پچھتانا اور نادم ہونا پڑے'' (سورۂ حجرات : ۶)

امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ دل کا شیطان جو خیال پیدا کر رہا ہے یہ بھی فاسق ہے ! اس نے جو خبر دی ہے یعنی جو خیال دل میں ڈالا ہے اس کی تحقیق کرو اور جب تک تحقیق و تصدیق نہ ہو جائے کوئی بات زبان سے نہ نکالو ! نہ دل ہی میں کوئی بات جماؤ ! خیالات کا یہ سلسلہ جس کی تفصیل بیان کی گئی ہے کسی مشاہدہ کی بنا پر نہیں ہے بلکہ دل کی کھوٹ کی بنا پر ہے لہٰذا یہ تمام سلسلہ کھوٹا رہے گا جس کو شریعت کی زبان میں ''اِثم اور گناہ'' کہا جاتا ہے ! ! !

لیکن یہ سلسلہ اگر کسی مشاہدہ کی بناء پر ہو تو اس کو گناہ نہیں کہا جاتا بلکہ اِس وقت بد گمانی نہ کرنا کوتاہی اور نا عاقبت اندیشی ہوگا مثلاً ایک شخص احکامِ شریعت کا پابند نہیں ہے وہ ریش تراشیدہ ہے[1] اس کی وضع قطع احکام شریعت کے خلاف ہے اس کے متعلق اگر آپ یہ گمان کر لیں کہ جو شخص وضع قطع میں احکامِ شریعت کا پابند نہیں ہے اور شریعت کی ہدایت کو پامال کر رہا ہے وہ شہادت کے سلسلہ میں بھی پابندِ شریعت نہیں ہوگا اور اس بنا پر آپ اس کی شہادت تسلیم نہ کریں تو آپ حق بجانب ہوں گے اور آپ کی یہ قیاس آرائی صحیح ہوگی ! ! !

قرآنِ حکیم نے انسانی برادری کی تعلیم دی تو دلوں کی صفائی کو ضروری قرار دیا مگر اس کے لیے یہ عنوان نہیں اختیار کیا کہ دلوں کو صاف کرو، جذبات کو ہم آہنگ کرو، نظریات کو متحد کرو بلکہ اُن امراض کو زائل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے جو دل کے کھوٹ سے پیدا ہوتے ہیں اور اندر کے چور کا پتہ دیتے ہیں ارشاد ہے

''بہت زیادہ قیاس آرائی اور گمان قائم کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ بعض (مرتبہ) قیاس آرائی اور گمان کی پرورش گناہ ہوتی ہے (جس کا محرک دل کا کھوٹ اور اندر کا غبار ہو) اور بھید نہ ٹٹولو اور برا نہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے تمہیں اِس سے گھن آتا ہے''

یہ سورۂ حجرات کی آیت نمبر۱۲ کا مضمون ہے اس کے بعد نمبر۱۳ میں مساوات اُخوت انسانی کی تعلیم دی گئی ہے کہ

'' اے آدمیو ! ہم نے تم کو بنایا ایک مرد اور ایک عورت سے ''

---

[1] ڈاڑھی منڈا ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں ہم نے بنایا تم کو ایک نر اور مادہ سے، پوری آیت کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے، مختصر یہ کہ دلوں کی صفائی کی عملی صورت یہ ہے کہ

(۱) ایک دوسرے کا احترام کیا جائے (سامنے بھی اور پیٹھ پیچھے بھی) یعنی کسی برادری یا خاندان کا مذاق نہ اُڑایا جائے۔

(۲) ایسا نام نہ ڈالا جائے جس سے اُس کے جذبات کو ٹھیس لگے اور وہ اس میں اپنی توہین محسوس کرے

(۳) کسی معقول ثبوت کے بغیر کسی کے متعلق بدگمانی نہ کی جائے، گندے خیالات نہ دوڑائے جائیں، کسی کی کمزوری کی ٹوہ نہ رکھی جائے، جو کچھ کہنا ہو منہ پر کہا جائے پیٹھ پیچھے برائی نہ کی جائے ! !

اگر یہ باتیں ہمارے مجلسی آداب میں سمو جائیں تو ہمارا معاشرہ اور سماج ٹھیک ہو جائے گا اور جب قوم کے معاشرے درست ہوں گے تو صالح جمہوریت جلوہ فرما ہوگی۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین ۲۸/ جون ۱۹۶۸ء)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (اِدارہ)